

20959 - کیا اپنے ساتھ کام کرنے والے جب وہ شراب نوشی کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ بیٹھ

جائے

سوال

میں اپنی کمپنی میں اکیلا ہی ملازم ہوں اور میرا کام ایسا ہے کہ اس کے لیے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی معیت میں سفر کرنا پڑتا ہے یا پھر کسی فنگشن وغیرہ میں ہوتا ہوں، میری موجودگی میں وہ بعض اوقات شراب نوشی کرتے ہیں، تو کیا میرا ان کے ساتھ رہنا گناہ اور معصیت کام نہیں حالانکہ میں نہ تو شراب نوشی کرتا ہوں اور نہ ہی اپنے دین کے مخالف کوئی بھی کام؟ اور اگر میں ان فنگشنوں میں شریک نہیں ہوتا تو ہوسکتا ہے میری ملازمت پر اثر پڑے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بہت سارے امور معاملات کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور ان میں سب سے اونچا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لوگوں کے لیے تم ایک بہترین امت پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو آل عمران (110)۔

جس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ کمپنی میں اکیلے ہی مسلمان ہیں لہذا آپ پر واجب ہے کہ اپنے دینی شعار کے ساتھ عزت و شرف حاصل کریں، اور ان پر عمل پیرا ہونے کی حرص رکھتے ہوئے ان کی تطبیق کریں، اور آپ کوئی بھی ایسا کام نہ کریں جسے دین اسلام نے منع رکھا ہے، اس سے آپ کی عزت رفعت میں اضافہ ہوگا اور آپ اجر عظیم کے مالک بنیں گے۔

اگرچہ آپ شراب نوشی نہیں کرتے تو ان کے ساتھ رہنا بذات خود ایک معصیت اور گناہ ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں منکرو براء والی جگہوں میں نہ بیٹھنے کا حکم دیا ہے، اور اگر وہاں بیٹھیں گے تو براء کرنے والے کی طرح ہی گناہ ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر اور مذاق کرتے ہوئے سناؤ تو اس مجمع میں ان ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتوں میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے جیسے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140) -

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت نے کچھ اس طرح فرمایا :

اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھیں الانعام (68) -

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(تم میں سے جو بھی کسی برائی کو دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے ، اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روکے اور اگر زبان میں برائی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اپنے دل سے روکے ، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (70) -

دل سے انکار اور برائی روکنا یہ ہے کہ اس برائی اور منکر کی بنا پر اسے کے دل میں ہم و غما اور پریشانی پیدا ہو ، اور یہ سب لوگوں پر پر حالت اور ہرجگہ میں فرض عین ہے اس کے ترک کرنے پر ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں اس لیے کہ دل پر کسی کا بھی کنٹرول نہیں اور برائی کی مجلس میں بیٹھے رہنا اس انکار کے منافی ہے -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

لہذا مؤمن پر ضروری ہے کہ واللہ تعالیٰ کے بندوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے ذمہ ان لوگوں کو ہدایت دینا نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کا معنی بھی یہی ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اے ایمان والوں اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارے کوئی نقصان نہیں المائدہ (105) -

اہتداء کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب واجب کو ادا کیا جائے ، لہذا جب ایک مسلمان اپنے واجبات کی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے تو پھر اسے کسی گمراہ شخص کی گمراہی نقصان نہیں دیتی ، اور یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کبھی تودل کے ساتھ اور کبھی زبان اور بعض اوقات ہاتھ کے ساتھ ہوتی ہے -

دل کے ساتھ نہی عن المنکر کا کام کرنا ہر حال میں واجب ہے اس لیے کہ اس کے کرنے میں کسی قسم کا کوئی نقصان اور ضرر نہیں ، اس طرح جو مسلمان بھی اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا وہ مومن ہی نہیں ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اور یہ درجہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے) - مجموع الفتاوی (127 / 28)

یہ اور اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب نوشی کی جارہی ہو ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو بھی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ شراب نوشی کیے جانے والے دسترخوان پر نہ بیٹھے) مسند احمد حدیث نمبر (126) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ارواء الغلیل میں صحیح قرار دیا ہے (6 / 7) ۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (8957) اور (6992) کا جواب بھی ملاحظہ کریں ۔

اور آخر میں ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد دلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا ، اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے ، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3) ۔

تو آپ یہ منکرات اور سفر اور مجالس ترک کر دیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سے اجر و ثواب کی نیت کریں اور اگر اس عمل نے آپ کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا تو آپ کو اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے اجر عظیم سے نوازے گا اور اس سے بھی اچھی اور بہتر ملازمت اور رزق عطا فرمائے گا ۔

واللہ اعلم